© rasailojaraid.com

مرقع قادیانی پر تشحیذ الاذہان کا ریویو

قادیاں سے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان ماہوار نکلتا ہے جسکا اڈیٹر مرزا صاحب قادیانی کا بیٹا ہے مضمون تو وہی والد کی کاسہ لیسی ہوتی ہے پس ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسے رسالہ میں مرقع کے لئے کیسی عمدہ رائے نکلی ہوگی بہر حال وہ خود ملاحظہ فرمالیں:-

مرقع قادیانی پر ایک نظر

جو لوگ انبیاء علیہم السلام پر اعتراضات کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اُن کو مخالفت کی ہی دُھن لگی رہتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے چونکہ اس میں دنیادی فائدہ بھی بہت دیکھا ہے۔ اس لئے روپیہ کمانے کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ طرح طرح سے حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں پمفلٹ اور رسالے نکالتے ہیں اور اچھی خاصی قیمت لیکر روپیہ کماتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حال ہی میں ایک ماہواری رسالہ مرقع قادیانی کے نام سے جاری کیا ہے جو سرتاپا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود مجدد زمان علیہ السلام کی مخالفت سے لبریز ہے۔ اسکا پہلا اور دوسرا نمبر آج میری نظر سے گذرا۔ جس کے لچر اور لایعنی مضامین کو پڑھکر اس زمانہ کے علماء کی حالت پر بجھے افسوس آتا ہے۔ افسوس یہ لوگ حضرت مسیح موعود پر اعتراض کرتے وقت انبیاء علیہم السلام کی عزت کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ مولوی صاحب کے جس قدر اعتراضات ہیں سب ہی ایسے ہیں کہ وہ کفار عرب کیطرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ اس رسالہ میں کوئی بھی معقول بات نہیں۔ عیب کردن راہنر باید۔

احمد کی پیشگوئی طاعون کے متعلق

اس عنوان سے ایک مضمون قادیانی رسالہ ریویو میں نکلا ہے جس کے اخیر میں راقم کا نام نامہ نگار لکھا ہے۔ مگر طرز تحریر بتلا رہا ہے کہ اصل راقم خود بدولت مرزا صاحب ہی ہیں۔ اس مضمون میں سابقہ تمام مضامین سے ٹھیکہ اعلیٰ فریبی کی گئی ہے۔ پہلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن مجید سے طاعون کا ثبوت دیا ہے پھر احادیث سے پھر اپنی پیشگوئیوں سے قرآن مجید اور احادیث شریف میں اگر اس طاعون کی پیشگوئی ہوتی تو ہمیں کیوں انکار ہوتا۔ مگر انصاف سے دیکھا جائے تو مرزا صاحب قرآن مجید کو اپنے اوہام کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ آپکی یہ تقریر ساری سننے کے قابل ہے اس لئے پوری نقل کیجاتی ہے:۔

"طاعون کی پیشگوئی قرآن مجید میں | بغیر کسی لمبی تمہید کے میں ناظرین کے آگے قرآن مجید پیش کر کے دکھاتا ہوں کہ اس پاک کتاب میں کھلے الفاظ میں طاعون کے ظہور کی اصل وجہ بیان کی گئی ہے چنانچہ سورہ نحل میں یہ آیت ہے۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ یعنی جب لوگوں پر حجت پوری ہو جائیگی تو ہم زمین سے اُن کے لئے ایک کیڑا پیدا کرینگے جو اُن کو زخمی کریگا۔ اس لئے ہوگا کہ لوگ ہمارے نشانوں پر یقین نہیں کرینگے۔ اس آیت میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں اوّل یہ کہ لوگوں پر ایک بلا بطور سزا نازل ہونے والی ہے۔ دوم یہ کہ یہ سزا ایک ایسے کیڑے کے ذریعہ دی جائیگی جو زمین میں سے نکلیگا۔ سوم یہ کہ یہ سزا لوگوں پر اس امر کی وجہ سے واقع ہوگی کہ لوگ خدا کے نشانوں کو جھٹلائیں گے یہی پیشگوئی قرآن شریف کی ایک اور آیت میں بھی درج ہے جو حسب ذیل ہے۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِکُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا (سورہ بنی اسرائیل) یعنی کوئی ایسی بستی نہیں مگر ہم انکو قیامت کے دن سے پہلے یا تو بالکل ہلاک ہی کردینگے یا سخت عذاب اسپر وارد کرینگے۔ یہ بات کتاب میں لکھی جا چکی ہے اور اسکا فیصلہ ہوچکا ہے۔ اس آیت سے پایا جاتا ہے کہ قیامت سے پہلے دنیا پر ایک سخت عذاب نازل ہونے والا ہے جس سے کئی بستیاں تو بالکل نابود کیجائینگی اور کئی بالکل نابود تو نہیں ہونگی مگر وہ بھی عذاب الٰہی کا مزہ خوب چکھیں گی۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ پیشگوئی کل روئے زمین کے متعلق ہو کیونکہ قرآنی محاورے کے رو سے یہ پیشگوئی دنیا کے ایک خاص حصہ کی بستیوں کے متعلق ہو سکتی ہے۔ مگر اگر یہ کل دنیا کے متعلق بھی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں بہر حال یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو اس آخری زمانہ میں طاعون کے کیڑوں کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے جو زمین سے نکلتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور انسانوں کو زخمی کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ کیڑا لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں کا انکار کرینگے اسکا مطلب دوسری قرآنی آیات سے واضح ہو جاتا ہے سورہ القصص میں ہے مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ حَتَّىٰ نَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ یعنی ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے جبتک کہ ہم ان میں سے ایک بستی میں جسکو دوسری بستیوں کی ماں کہا جا سکتا ہے ایک رسول مبعوث نکریں اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے مگر اس صورت میں کہ ان بستیوں کے رہنے والے ظالم ہوں اس آیت میں ہمیں بتلایا گیا ہے کہ کوئی عام عذاب آلہی نازل نہیں ہوتا جبتک کہ پہلے ایک رسول مبعوث نہو جو لوگوں کو ڈرائے اور آسمانی نشان دکھلائے اور جب دنیا ان آسمانی نشانوں کا انکار کرتی ہے اور اپنے بُرے اعمال سے باز نہیں آتی تب خدا تعالیٰ کا غضب اترتا ہے اور ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔ پس صاف ثابت ہوا کہ وہ عذاب جو آخری دنوں میں دابۃ الارض کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور جس سے ایک دنیا ہلاک ہوگی وہ عذاب نہیں آئیگا جبتک کہ عذاب کے ظہور سے پہلے ایک خدا کا رسول پیدا نہ ہو جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور آسمانی نشان دکھادے۔ قرآن کریم کی اور آیات بھی ہیں جو اسی نتیجہ کی تائید کرتی ہیں مثلاً سورہ بنی اسرائیل میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا یعنی ہم عذاب نازل نہیں کرتے جبتک کہ ایک رسول کو نہ بھیج لیں۔ پھر سورہ اعراف میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ یعنی ہم نے کبھی کسی گاؤں میں کوئی نبی نہیں بھیجا۔ مگر وہاں کے رہنے والوں کو قحط اور بیماری کے ساتھ پکڑا تا کہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور عاجزی کریں۔ ان تمام آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کبھی کوئی عام عذاب نازل نہیں کرتا جبتک کہ پہلے ایک نذیر پیدا نہ کرے۔ پس ان آیات سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ آخری دنوں کا عذاب جو زمین کے کیڑے کے ذریعہ سے ظاہر ہوگا وہ عذاب نہیں آئیگا جبتک کہ پہلے ایک ڈرانیوالا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہ ہو۔ وہ ڈرانیوالا کون ہوگا۔ اس کا معلوم کرنا بھی دشوار نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے الفاظ میں خبر دی کہ آخری ایام میں امت محمدیہ میں سے ایک شخص مبعوث ہوگا جس کا نام مسیح ہوگا۔ کیونکہ وہ سلسلہ محمدیہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی طرح ہوگا جس طرح کہ اسرائیلی مسیح موسوی سلسلہ میں تھا۔ ایک طرف قرآنی آیات سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ اُس عذاب سے پہلے جو زمین کے کیڑے کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور جس میں ایک دنیا مبتلا ہو جائیگی ضروری ہے کہ ایک رسول پیدا ہو جو لوگوں کو ڈرائے اور نشان دکھائے دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری ایام میں ایک رسول پیدا ہوگا جو مسیح کہلائیگا پس دونوں باتوں کو ملانے سے ثابت ہوا کہ وہ رسول جسکا مبعوث ہونا زمین کے کیڑے کے ظاہر ہونے سے پہلے ضروری ہے وہ رسول وہی ہے جو مسیح موعود کے نام سے دنیا میں آئیگا اور آسمانی نشان دکھائیگا" (ریویو بابت اکتوبر ۱۹۰۲ء)

جواب۔ سارا زور بلکہ زورِ اس مضمون کا تُکَلِّمُھُمْ کے لفظ پر ہے جسکے معنے آپنے کئے ہیں وہ دابہ زخمی کریگا" حالانکہ اس لفظ کے معنے کلام کرنے کے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں کئی ایک مقام پر یہ لفظ آیا ہے۔ غور سے سنو! پارہ ۳ رکوع ۱۲ - پ۴ - ع ۵ - پ۱۲ - رکوع ۴ - پ۲۳ ع ۳ ان سب مقامات پر تکلم کا لفظ آیا ہے۔ یہ صیغہ مفرد مؤنث اور مخاطب فعل مضارع کا ہے یہی لفظ بصیغہ جمع فعل نہی کی صورت میں پارہ ۱۸ رکوع ۶ میں یوں آیا ہے قَالَ اخْسَئُوا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ یعنی خدا مشرکوں سے کہیگا دور ہو جاؤ مجھ سے مت بولو ماضی کی شکل میں پارہ ۶ رکوع اوّل میں یوں آیا ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا۔ ان سب مقامات میں اس لفظ کے معنے کلام کرنے یعنی بولنے کے آتے ہیں۔ یہ صیغہ باب تفعیل سے ہے یعنی تکلیم سے۔ تکلیم کے معنے ہمیشہ کلام کرنے کے آتے ہیں مگر قادیانی نبوت جیسی جدیدہ ہے اُسکی لغات بھی جدیدہ ہیں کیوں نہو سے

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا ✦ ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا۔

آیت کا مطلب صاف ہے کہ اَنَّ منصوب مفعول ثانی ہے تکلم کا یعنی وہ دابہ لوگوں سے یہ کلام کریگا۔ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔ اس دابہ کی تحقیق کا کہ اس سے کیا مراد ہے یہاں موقع نہیں صرف یہ دیکھنا اور دکھانا ہے کہ اس آیت کے مطابق اگر طاعونی کیڑے آئے ہیں تو کسی کیڑے نے کبھی یہ کلام کیا بھی؟ کیا تو کس نے سنا۔ یہ ہیں ان حضرت کے معارف قرآنی جن پر فخر کیا کرتے ہیں جنکی بابت یہ کہنا بیجا نہیں سے گر تو قرآن بریں نمط خوانی ✦ ببری رونق مسلمانی۔

پس سارا زور اسی آیت پر تھا جسکا پردہ اٹھا دیا گیا۔ باقی دوسری آیات میں جس عذاب کا ذکر ہے وہ ہمیشہ ہوتا ہے کہیں نہ کہیں دنیا میں وبا ہے کہیں قحط ہے کہیں زلزلہ ہے کہیں کچھ ہے کہیں کچھ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس لئے اُن آیات کا مضمون ہمیشہ سے اپنی تصدیق کراتا ہے۔ مگر اس سے مرزاجی کی نبوت کو کوئی تعلق نہیں۔ مرزاجی کی نبوت سے اسکو تعلق ہوتا تو مرزاجی کے سخت مخالف جن سے مخالفت نکلکر دوسرے لوگوں پر پہونچتی ہے۔ سب سے پہلے تمام کے تمام اس طاعون کی بھینٹ ہوتے۔ یہہ کہ مرزاجی کے راسخ مرید پہلے چلدیتے۔ جنکی تفصیل کبھی آئیگی۔ ماکنا مهلکی القرٰی والی آیت میں زمانہ ماضی کی حکایت ہے جبتک رسولوں کا آنا بند نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ اسمیں کُنّا ماضی کا صیغہ ہے۔ یہ صیغہ حال میں جب آتا ہے کہ اس کے لئے کوئی قرینہ ہو ورنہ اصل ماضی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسری آیت ما ارسلنا والی میں بھی ماضی کا صیغہ ہے۔ پس معنے آیت کے یہ ہوئے کہ گذشتہ زمانہ میں ہم رسول بھیجنے کے بغیر عذاب نہ کرتے تھے۔ لیکن اب جو حضرت محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ وسلامہ خاتم النبیین ہوکر تشریف لائے ہیں اسلئے آپکی تعلیم بمنزلہ ارسال رسول و نبی جدید کے قائم مقام ہے پس جبکہ کسی جدید رسول کی آمد کو آیت خاتم النبیین نے مسدود کر دیا ہے تو اب کس رسول کی تلاش کیجائے جو کوئی بعد آں حضرت کے رسول ہونیکا مدعی ہے بس یہ دعوےٰ ہی اُسکے کذب کی دلیل ہے اسکے آگے راقم مضمون نے احادیث شریفہ سے طاعون کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

دو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی طاعون کے متعلق

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف یہی نہیں تبلایا کہ آخری زمانے میں ایک خدا کا رسول پیدا ہوگا۔ بلکہ آپکے کلمات مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس رسول کے زمانہ میں طاعون نمودار ہوگی۔ جو اگر کل دنیا پر نہیں تو کم از کم ایک حصہ دنیا پر پھیل جائیگی اور یہ بھی فرمایا کہ خدا انسانوں کی دنوں میں ایک کیڑا پیدا کریگا۔ اور یہ عذاب مسیح موعود اور اس کے اتباع کی دعا کا نتیجہ ہوگا میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ اول مشکوٰۃ باب حرم المدینہ میں لکھا ہے علیٰ انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلها الطاعون ولا الدجال یعنی مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہیں طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ اس جگہ طاعون اور دجال کا ایک ہی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی زمانے میں ہونگے۔ لیکن یہ امر ثابت شدہ ہے کہ مسیح اور دجال کا زمانہ بھی ایک ہی ہے کیونکہ دجال مسیح کے ہاتھ سے ہلاک ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون بھی مسیح کے زمانے میں ظاہر ہوگی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی طرح طاعون بھی اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کل دنیا پر نہیں تو کم از کم دنیا کے ایک بڑے حصہ پر پھیل جائیگی۔ دوم مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ میں لکھا ہے۔ فیرغب نبی اللہ عیسٰے واصحابہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ عیسٰے واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملاءہ زھمہم ونتنہم یعنی خدا کا نبی مسیح اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع یعنی دعا کریں گے پس خدا ان لوگوں پر ایک کیڑا بھیجے گا۔ جو اُن کی گردنوں میں پیدا ہوگا۔ اور لوگ یکایک اس طرح مرجائیں گے گویا وہ سب ایک ہی آدمی تھے پھر آخر مسیح اور اس کے ساتھی زمین میں جائیں گے اور ایک بالشت بھر زمین بھی نہیں پائیں گے۔ جو بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس حدیث میں یہ صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اُسکی دعا سے ایک سخت وبا پھیلے گی جو ایک دم میں لوگوں کا خاتمہ کردیا کریگی[1]۔ یہ الفاظ کہ گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کیا جائیگا۔ صاف طور پر موجودہ طاعون کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف میں جو لفظ دابہ آیا ہے اس سے مراد بھی ایک کیڑا ہی ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے کہ جس عذاب کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے کہ آخری دنوں میں دابۃ من الارض کے ذریعہ نمودار ہوگا اور جس کے پہلے ضروری ہے کہ ایک خدا کا رسول مبعوث ہو وہ عذاب یہی ہے جو اب طاعون کی شکل میں دنیا پر نازل ہوا ہے اور قرآن شریف کا لفظ دابۃ اور احادیث کا لفظ نغف یعنی کیڑا ان سے یہی طاعون کا کیڑا مراد ہے جو لوگوں کو کاٹتا ہے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایک عذاب نازل ہوگا جو زمینی کیڑے کے ذریعہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہے کہ اس عذاب کے ظہور سے پہلے ایک رسول ظاہر ہو اور دوسری طرف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخری دنوں میں ایک خدا کا رسول مسیح کے نام پر دنیا میں ظاہر ہوگا اور اُس کے ظہور کے بعد ایک عذاب وبا کی شکل میں نازل ہوگا جس کا موجب ایک کیڑا ہوگا۔ ان دونوں پیشگوئیوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی واقعہ کی خبر دیتی ہیں جو طاعون کی شکل میں آج پوری ہو رہی ہیں۔

[1] تو کیا سب لوگ مرگئے ہیں کوئی بھی زندہ نہیں۔ شرم کرو ابھی تو تمہارے مسیح کی گردن توڑنے کو سب زندہ ہیں (مرقع)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب - اس مضمون میں آپ نے دجالیت کا ثبوت کافی دیا - آپ کا یہ دعویٰ کہ "دجال اور طاعون ایک ہی زمانہ میں ہونگے" بالکل بے ثبوت ہے - حدیث شریف سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ حدیث مذکور میں تو صرف اتنا ہے کہ نہ دجال مدینہ میں آئیگا نہ طاعون - لیکن یہ بات کہ یہ دونوں ایک ہی وقت میں آئینگے اسکا ذکر اس حدیث میں تو نہیں - یہی تو تم لوگوں کی دجالیت ہے کہ جو مقدمہ اعلیٰ درجہ کا نظری اور متنازع فیہ ہوتا ہے اُسی کو بدیہی اور مسلم الثبوت ظاہر کرتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ دیکھنے والے دنیا میں ہیں خیر ہر حال چھا ہوا کہ آپنے ایک حدیث کا ٹکڑا نقل کیا ہے بہتر ہے کہ ہم بھی اسی حدیث سے آپ کے حق میں فیصلہ کرائیں آئیے ہم حدیث مذکور کے باقی الفاظ میں آپکو سنائیں - ذرہ کان لگا کر سنو!

حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دجال اپنے کام میں ہوگا کہ حضرت عیسےٰ دمشق کے مشرق منارہ بیضا کے پاس اترینگے اور دجال کو تلاش کر کے مقام لُد کے قریب اُسکو قتل کر دینگے پھر حضرت عیسےٰ دنیا میں کچھ مدت ٹھیرے رہینگے کہ ناگاہ اُنکی طرف خدا کی طرف سے پیغام پہونچیگا - یہ کہ میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لیجاؤ کیونکہ میں ایک قوم کو بھیجنے والا ہوں جنکے مقابلہ کی کسی کو طاقت نہیں پس حضرت عیسیٰ اپنے تابعداروں کو کوہ طور پر لیجاوینگے پھر اللہ تعالےٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیگا اور وہ ایک بلندی سے نیچے کو آتے ہونگے پس حضرت عیسےٰ اور اُن کے اصحاب ایسے سخت گھیرے میں پھنس جاوینگے کہ قحط کی وجہ سے ایک بیل کی سری اُنکو تمہاری نسبت سو دینار سے اچھی ہوگی پھر حضرت عیسےٰ اور اُن کے اصحاب دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کریگا جس کی وجہ سے وہ سب کے سب ایک دم میں مر جاوینگے پس یاجوج ماجوج کی بدبو اور خون وغیرہ

فبینما ھو کذلک اذ ھبط عیسی بن مریم بشرقی دمشق عند المنارۃ البیضاء فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ قال فیلبث کذلک ما شاء اللہ قال ثم یوحی اللہ الیہ ان حرز عبادی الی الطور فانی قد انزلت عبادا لا ید ان لاحد بقتالھم قال ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیحاصر عیسی بن مریم واصحابہ حتی یکون راس الثور خیرا لھم من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب عیسی بن مریم الی اللہ واصحابہ قال فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی موتی کموت نفس واحدۃ قال ویھبط عیسی واصحابہ فلا یجدون موضع شبر الا وقد ملاتہ زھمتھم ونتنھم ودماءھم قال فیرغب عیسی الی اللہ و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصحابہ قال فیرسل اللہ علیہم طیرا کاعناق البخت فتحملہم فتطرحھم بالمہبل الحدیث (ترمذی۔ باب فتنۃ الدجال)

سے چپہ بھر زمین بھی خالی نہ ہوگی پس حضرت عیسےٰ اور اُنکے اصحاب خدا تعالیٰ سے دعا کرینگے تو اللہ تعالیٰ ایک جانور اونٹنی کی گردن جیسا بھیجدیگا تو وہ اُن یاجوج کو اٹھا کر کہیں خندق میں ڈالدینگے "

یہ ہے مختصر مطلب اس حدیث کا اس میں غور طلب باتیں چھ ہیں (۱) اوّل یہ کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی یاجوج ماجوج سے ملاقات ہوگی (۲) دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود اپنے اتباع کو حکم خداوندی سے کوہ طور پر لیجا دینگے۔(۳) تیسرے حضرت مسیح موعود کو دجّال کو لُد کے دروازہ کے پاس قتل کرینگے (لُد علاقہ شام میں ایک قصبہ ہے) (۴) حضرت مسیح موعود کی دعا سے تمام یاجوج ماجوج ایک دم میں مرجائینگے (۵) یہ کہ یاجوج ماجوج کو جانور اُٹھا کر کہیں خندقوں میں ڈالدینگے (۶) یہ کہ دجال کو حضرت مسیح قتل کرچکیں گے تو بعد مدت مدید یاجوج ماجوج آوینگے۔اب ہم ان سب باتوں کی تحقیق کرتے ہیں کہ کیا یہ سب باتیں مرزا صاحب کے ساتھ پوری ہوئی ہیں۔

اِن سب باتوں کی تحقیق ایک ہی بات سے ہوسکتی ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجال انگریز اور روسی لوگ ہیں چنانچہ آپ حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں فان یاجوج وماجوج ھم النصاریٰ من الروس والاقوام البرطانیۃ (حاشیہ صفحہ ۲۱) یعنی یاجوج ماجوج انگریز اور رُوسی ہیں پھر اُسی کتاب کے صفحہ ۶۵ پر انہی یاجوج ماجوج کی بابت لکھا ہے ھی الفئۃ التی سمیت فی الاحادیث دجالا یعنی یاجوج ماجوج ہی دجال ہیں (بہت خوب)

آپ مطلع بالکل صاف ہے کہ اس مسیح موعود کے زمانہ میں نہ دجال قتل ہوا نہ یاجوج ماجوج مرے نہ یاجوج ماجوج کے خوف سے مسیح موعود کوہ طور پر گئے بلکہ خود یاجوج ماجوج کے تحت رعایا بنے اور اس رعایا بننے کو فخر سمجھتے ہیں بلکہ رسالہ ضرورت امام کے صفحہ ۳۳ پر اپنے دام افتادوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ "انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولوالامر میں داخل کرو اور دل کی سچائی سے اُنکے مطیع رہو"

کیا مزے کی بات ہے کہ جس قوم نے مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل اور ہلاک ہونا تھا مسیح موعود خود ہی اُسکے پنجہ میں پھنس رہا ہے ایسا پھنسا ہے کہ ہارون رشید کے نبی کی طرح اُس پھندے سے نکلنا ہی نہیں چاہتا

لطیفہ۔ روایت ہے کہ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔علماء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے تو اُسکو سزا کا فتوےٰ دیا مگر جب ہارون رشید کے سامنے آیا تو ہارون رشید کی ذکی طبیعت نے اُسکا اندازہ کر لیا۔ حکم دیا کہ اسکو سزا دینے کی بجائے سرکاری باورچی خانہ میں رہنے دو جو چاہے کھائے اسی طرح جب مدت مدید گذری تو ہارون رشید نے اُسکو بلا کر پوچھا کہو جی اب بھی کوئی الہام ہوتا ہے یا نہیں۔ مصنوعی نبی نے کہا ہاں ابتو یہی الہام ہوتا ہے کہ باورچی خانہ سے باہر نہ جانا۔ اسی میں بھلا ہے۔ یہی حال مرزاجی کا ہے کہ جس حدیث کو پیش کیا ہے اسی کے مطابق یہ ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجال مسیح کے ذریعہ سے ہلاک ہونگے مگر ہائے یہ کیسا مسیح ہے۔ کہ آرام طلبی میں دجالوں کے قبضے میں خود ہی پھنس گیا ہے آہ آرام طلبی تیرا ستیاناس ہو ؎

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا مجھے ✤ اے اُلفت چمن تیرا خانہ خراب ہو

(باقی آئندہ)

گلدستہ قادیانی

مرزا صاحب کو بروز جمعرات ۳۰ رمضان کو الہام ہوا کہ آج عید ہے چاہو تو چاہو نہ مانو چنانچہ بعض راسخ الاعتقاد مریدوں نے اُس روز روزہ بھی چھوڑ دیا مگر افسوس کہ باوجود الہام ہونے کے عید نہ کی عید جمعہ ہی کو کی۔ شائد مرزا صاحب سے سُنا ہوگا کہ مصر میں روزہ منگل کے دن ہوا تھا اُس حساب سے مصر میں یقیناً جمعرات کی عید ہو گی۔ اسی لئے آپ کو بھی الہام ہو گیا۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ ہمارے عزیزوں میں سے بعض کی موت قریب ہے (بدر ۱۰ نومبر) گو یہ الہام اپنی گولائی کی وجہ سے کمال کو بھی پہنچ ہوا تھا لیکن ڈاکٹر کرم الٰہی مرزائی متعینہ امرتسر کا شش سالہ پوتہ سکول کی چھت سے گر کر مرگیا۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو اس قربانی پر مبارک باد دیتے ہیں کہ شائد اسکی وجہ سے مرزا جی کا گول مول الہام چسپاں ہو جائے۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا آپکے لڑکا پیدا ہوا ہی جسکی آپ تفسیر یا تحریف کرتے ہیں کہ آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہو گا (بدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء) حرم محترم باردار ہونگی۔

مرزا صاحب کو الہام ہوا "حنیف مسیح" (بدر ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء) کیسا گول الہام ہے معلوم نہیں بتداہی یا خبر۔

© rasailojaraid.com